ندا فاضلی

ندا فاضلی جدید دور کے مشہور شاعر ہیں۔ وہ گوالیار میں پیدا ہوئے۔ 65-1964 میں ان کے والد، والدہ اور بہنیں کراچی (پاکستان) میں جا بسے۔ ندا فاضلی طالب علمی کے دور سے گزر رہے تھے، اس لئے انہوں نے ہندوستان ہی میں رہنا پسند کیا۔ انہوں نے اردو اور ہندی مضامین میں ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد وہ بمبئی آ گئے اور یہیں کے ہو رہے۔ پہلے تو انہوں نے صحافت کا پیشہ اختیار کیا اور اردو ہندی کے مختلف رسالوں سے وابستہ رہے۔ اس کے بعد وہ نغمہ نگار اور مکالمہ نگار کی حیثیت سے فلمی صنعت سے وابستہ ہو گئے۔ لیکن ادب سے ان کا سروکار قائم رہا۔

ندا فاضلی نے غزلیں اور نظمیں بھی کہی ہیں اور دوہے بھی لکھے ہیں گویا ہر صنف میں انہوں نے شہرت حاصل کی۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے کمزور اور پس ماندہ طبقے کے مسائل کو اپنی تخلیقات میں ابھارا ہے۔ مختلف مذاہب اور عقیدوں کے تلمیحاتی اشاروں کو لفظوں میں پرو کر انہوں نے اپنی تخلیقی ذہانت کا ثبوت دیا ہے اور اپنے فنی تجربے کو انسانی زندگی کے عام تجربوں سے ہم آہنگ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ لفظوں کا پل، مور ناچ، آنکھ اور خواب کے درمیاں، کھویا ہوا سا کچھ، شہر میرے ساتھ چل، زندگی کی ترپ ان کے شعری مجموعے ہیں۔

ندا فاضلی نے شاعری کے ساتھ نثر میں بھی تخلیقی اور تنقیدی کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ان میں ملاقاتیں (تنقید)، دیواروں کے باہر (سوانحی ناول)، دیواروں کے بیچ (سوانحی ناول)، چہرے (خاکے)، دنیا مرے آگے (خاکا) وغیرہ شامل ہیں۔ سوانحی ناول اور خاکے ان کی قابلِ قدر تصنیفات میں شمار کئے جاتے ہیں۔

انہوں نے مغرب و مشرق کے کئی ممالک یو ایس اے، یو اے ای، جرمنی، بنگلہ دیش، پاکستان، انگلینڈ اور ماریشش وغیرہ میں ہندوستانی ادیبوں کی نمائندگی بھی کی ہے۔

ندا فاضلی کو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ، شکھر سمان، غالب ایوارڈ اور خسرو ایوارڈ جیسے اعزازات سے بھی نوازا گیا ہے۔

ندا فاضلی بقید حیات ہیں اور ان کا ادبی سفر جاری ہے۔

بجلی کا کھمبا

کئی سال گذرے
اسی رہگذر پر
کسی پیڑ کی ٹھنڈی چھاؤں تلے میں
اندھیروں میں گم سم سا بیٹھا ہوا تھا

کئی اجنبی راہ گیروں نے مجھ کو
مرا نام لے لے کے آواز دی تھی
فضاؤں میں ہلچل سی ہونے لگی تھی
مگر دوست!
یہ بات ہے ان دنوں کی
یہاں —
کوئی بجلی کا کھمبا نہیں تھا
مگر چاند کا نور میلا نہیں تھا

نظم بہت آسان تھی پہلے

نظم بہت آسان تھی پہلے
گھر کے آگے
پیپل کی شاخوں سے اچھل کے
آتے جاتے
بچوں کے بستوں سے نکل کے
رنگ بہ رنگی
چڑیوں کی چہکاریوں میں ڈھل کے
جب میرے گھر میں آتی تھی
میرے قلم سے جلدی جلدی
خود کو پورا لکھ جاتی تھی
اب سب منظر بدل چکے ہیں
چھوٹے چھوٹے چوراہوں سے
چوڑے رستے نکل چکے ہیں
بڑے بڑے بازار
پرانے گلی محلے نگل چکے ہیں
نظم سے مجھ تک
اب میلوں لمبی دوری ہے

ان میلوں لمبی دوری میں
کہیں اچانک بم پھٹتے ہیں
کوکھ میں ماؤں کے سوتے بچے کٹتے ہیں
مذہب اور سیاست مل کر
نئے نئے نعرے رٹتے ہیں
بہت سے شہروں
بہت سے ملکوں سے اب ہو کر
نظم میرے گھر جب آتی ہے
اتنی زیادہ تھک جاتی ہے
میرے لکھنے کی ٹیبل پر
خالی کاغذ کو خالی ہی چھوڑ کے رخصت ہو جاتی ہے
اور کسی فٹ پاتھ پہ جا کر
شہر کے سب سے بوڑھے شہری کی پلکوں پر
آنسو بن کر سو جاتی ہے

لفظ و معنی

رہگذر	۔	راستہ
اجنبی	۔	انجان، پردیسی
راہ گیر	۔	راستہ چلنے والا، مسافر
گم سم	۔	خاموش، کھویا کھویا سا
فضا	۔	ماحول
نور	۔	روشنی

شاخوں	۔	ڈالیاں
بستہ	۔	تھیلا
رنگ بہ رنگی	۔	طرح طرح کے رنگ
منظر	۔	سماں
کوکھ	۔	پیٹ
رخصت ہونا	۔	الگ ہونا
چہکار	۔	چڑیوں کی آواز
چوراہا	۔	ایسا چوک جہاں سے چہار جانب راستہ نکلتا ہو
میل	۔	لگ بھگ ڈیڑھ کیلو میٹر

آپ نے پڑھا

- جدید اردو نظم نگار شعراء میں جن لوگوں نے اعتبار حاصل کیا ہے اور اردو نظم پر اپنی چھاپ چھوڑی ہے، ان میں ایک ندا فاضلی بھی ہیں۔ جنہوں نے پابند نظمیں بھی لکھی ہیں اور آزاد و معریٰ نظمیں بھی لکھی ہیں۔ یعنی شعری روایات سے انحراف نہیں کیا ہے اور جدید بدلتے ہوئے تقاضوں کو نظر انداز بھی نہیں کیا ہے۔
- زیر نصاب پہلی نظم 'بجلی کا کھمبا' ندا فاضلی کی ایک آزاد نظم ہے۔ اس نظم میں شاعر نے سائنسی ایجادات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے کہ سائنسی ایجادات و ترقیوں کے نتیجہ میں معاشرے میں جو خرابیاں آئی ہیں ان میں بداخلاقی بھی ہے ان خامیوں کے تعلق سے شاعر نے بداخلاقی اور افراتفری کی طرف اشاروں میں لوگوں کو متوجہ کیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ ایک اخلاقی نظم ہے۔
- دوسری نظم میں شاعر نے صنفِ نظم کے فنی عروج و زوال کو بیان کیا ہے۔ اشاراتی زبان استعمال کرتے ہوئے شاعر نے کہا ہے کہ ابتدا میں نظم کہنا نسبتاً زیادہ آسان تھا۔ ادب اپنے عہد کا آئینہ دار ہوتا ہے اور شاعری ادب کے اس آفاقی اصول سے اچھوتی نہیں ہے اسی لئے بدلتے ہوئے سیاسی حالات اور مذہبی شدت پسندی نے نظم کے آہنگ کو بھی رفتہ رفتہ بدل دیا ہے۔ آج کے بدلتے ہوئے معاشرتی قدروں اور سیاسی بے اصولی سے نظم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ کمیت کے لحاظ سے تو اردو شاعری میں نظموں کا اچھا خاصا سرمایہ موجود ہے اور عالمی سطح پر اسے مقبولیت بھی حاصل ہے لیکن فکر و خیال کے لحاظ سے صنف نظم دھیرے دھیرے کھوکھلی ہوتی جارہی ہے اور شاعری کی

زبان میں نظم پر ضعف و اضمحلال کی کیفیت طاری ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. ندا فاضلی کہاں پیدا ہوئے؟
2. ندا فاضلی کو کون کون سے ایوارڈس ملے؟
3. ندا فاضلی نے مشرق و مغرب کے کن ملکوں میں ہندوستانی ادیبوں کی نمائندگی کی؟
4. ندا فاضلی کے تین شعری مجموعوں کے نام لکھیے۔
5. ندا فاضلی نے سماج کے کس طبقے کے مسائل کو اپنی نظموں میں ابھارا ہے؟

مختصر سوالات

1. ندا فاضلی کی شاعری کے بارے میں پانچ جملے لکھیے۔
2. نظم 'بجلی کا کھمبا' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔
3. کوئی بجلی کا کھمبا نہیں تھا
مگر چاند کا نور میلا نہیں تھا
ان مصرعوں کی تشریح کیجیے۔

طویل سوالات

1. ندا فاضلی کن کن حیثیتوں سے فلمی صنعت سے وابستہ رہے؟
2. ندا فاضلی نے شاعری کی کس کس صنف میں طبع آزمائی کی ہے؟
3. ندا فاضلی کی شہرت و مقبولیت کی اصل وجہ پر روشنی ڈالیے۔
4. زیر نصاب نظم 'نظم بہت آسان تھی پہلے' کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

آیئے، کچھ کریں

1. ندا فاضلی کے شعری اور نثری تخلیقات کی فہرست تیار کیجیے۔
2. اپنے استاد کی مدد سے جدید اردو نظم نگاروں کی ایک فہرست تیار کیجیے۔